© rasailojaraid.com

پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس سے بھی آگاہی ہونی چاہیے۔ رسولؐ اللہ کا ارشاد ہے: ''جب تمھارے پاس رشتہ لینے دینے کے لیے کوئی ایسا شخص آجائے جس کے دین واخلاق سے تم مطمئن ہو تو اس کو رشتہ دے دیا کرو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں بڑا فتنہ وفساد پھیل جائے گا۔ گویا کہ اچھے رشتے اور پسندیدہ رشتے کے ملنے کے بعد اس میں پس وپیش کرنا یا روڑے اٹکانا یہ روے زمین پر فساد اور فتنے پھیلانے کا باعث ہے۔ اس سے گریز کیا جائے اور اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کی راہ میں روڑے نہ اٹکانے چاہییں۔ (مصباح الرحمٰن یوسفی)

غیرمسلم سے اظہارِ تعزیت

س: ایک مسلمان کی غیرمسلم شخص کی وفات پر اس کے لواحقین سے ہمدردی کا اظہار کیسے کرسکتا ہے؟

ج: انسانی زندگی میں خوشی اور غمی کے مواقع مسلسل آتے رہتے ہیں، اور اسلام نے ان مواقع پر ایک دوسرے کی خوشی میں شریک ہونے، اس پر اظہارِ مسرت کرنے، اور غمی کے موقع پر اظہارِ ہمدردی اور تعزیت کرنے کو اسلام کے تقاضوں میں سے قرار دیا ہے۔

خوشی یا غمی کے موقع پر شرکت یا ہمدردی کے اظہار کے لیے مذہب یا رنگ نسل کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ آپ کا پڑوسی یا جاننے والا آپ کی طرف سے اس ردعمل کا حق دار ہے کہ آپ اُس کی خوشی میں بھی شریک ہوں اور اگر اُس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اس پر اظہارِ ہمدردی یا تعزیت کریں بلکہ ممکنہ تعاون بھی پیش کریں۔ رسولؐ اللہ نے ہمیشہ اپنے متعلقین یا پڑوسیوں کے ساتھ اسی حُسنِ سلوک کا اظہار فرمایا ہے۔

یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ تعزیت، اظہارِ ہمدردی اور دعاے مغفرت میں بڑا فرق ہے۔ دعاے مغفرت صرف اہلِ ایمان کا حق ہے اور انھی کے ساتھ مخصوص ہے۔ کسی غیرمسلم کے لیے آخرت میں کامیابی اور فوز وفلاح کی دعا ٹھیک نہیں ہے اور نہ کسی غیرمسلم ہی کو اس کی توقع ہوتی ہے، کیونکہ وہ اس بات پر یقین ہی نہیں رکھتا ہے۔ رسولؐ اللہ سے کسی غیرمسلم کے لیے یہ عمل ثابت نہیں ہے بلکہ خود حضرت ابراہیمؑ کی مثال اس سلسلے میں بڑی واضح ہے کہ آپ نے اپنے والد کے لیے اس خواہش کا اظہار کیا تو اسے اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

© rasailojaraid.com